منجانب فقیر سراپا تقصیر سید محبوب علی شاہ عرف گلابی شاہ
محبوب حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین وصل علی نبیک و رسولک محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد یہ رسالہ چند ورقی مملو بہ نصائح فیدہ واسطے تعلیم اطفال بادشاہان و امراء وقت کے فقیر سراپا تقصیر (سید محبوب علیشاہ عرف گلابی شاہ) نے اکثر کتب معتبرہ سے استنباط کرکے تالیف کیا جس سے ہر خاص و عام کو بھی فائدہ پہونچے۔

(۱) کم حوصلہ انسان کے روبرو اپنے دل کا راز افشا کرنا عیب ہے کیونکہ وہ نہی غور اوس کے افشا سے [illegible] ہو جائیگا۔

(۲) جس فعل نے کسی کی عزت پر حملہ کیا ہو اوس سے احتراز بہتر ہے

(۳) مصاحب محافظ بادشاہ ہے اور محافظ پر احتیاط واجب۔

(۴) بہت کہنا اور تھوڑا کرنا مردمی مین داخل نہین بلکہ تھوڑا کہنا اور بہت

[illegible] زندون کا کام ہے ۔

(۵) بادشاہی [illegible] خداے پاک کی ایک امانت ہے جو بادشاہ کے تحویل مین ہے ۔ بادشاہ کو چاہیے کہ وہ بار امانت زندون کے سپرد کرے یعنی اہل استحقاق وارباب شمشیر کو دے [illegible] مردون کی پاپن رکہے یعنی زمین مین دفن کرے ۔

(۶) کسیکی ناراضی اور اپنے بچاؤ کے سبب سے سچ بات کا چہپانا او جہوٹ کہنا سراپا منع ہے ۔

(۷) بہوکہہ کے عذاب سے مرنا بہتر ہے کہ سفلونکا کہانا [illegible] احسان کا بار اوٹہانا ۔

(۸) دنیا مین جس کی زیست بامراد نہین ویسی اوس کا شادی [illegible] اوسکو زندہ نہ جانو بلکہ مردہ پہچانو ۔

(۹) انتقام لینے سے عفو کرنا بہتر ہے اور غصہ سے رحم عزیز تر ۔

(۱۰) اپنے نفس کو محکوم رکہنے والا کسیکا محکوم نہیں ہوتا ہے بلکہ تمام زمانہ اوس کا محکوم رہتا ہے اور وہ سب پر حاکم ۔

(۱۱) دو باتین عقل کے برخلاف ہین ایک مقسوم سے زیادہ [illegible] پانا

دوم اجل کے آنے سے پہلے مرجانا

(۱۲) سخی وہ ہے جو چھپا کر سخاوت کرے جس کو کچھ دے پھر اُس پہ احسان نہ رکھے دیکر خوش ہووے ۔

(۱۳) سعادتمند وہ انسان ہے جس کی آنکھوں مین شرم و حیا طبیعت مین حلم اور کلام میں شیرینی ہو ۔

(۱۴) حیا اوس کو کہتے ہیں کہ گناہ یا بے گناہی کی حالت مین انسان اپنے بزرگ یا حاکم سے خوف رکھے ۔

(۱۵) عقلمند کی پہچان کم گوئی اور خاموشی ہے اور نادان کی شناخت یاوہ گوئی اور چرب زبانی و زبان درازی ہے ۔

(۱۶) بدون کے ساتھ نیکی کرنا بدکام مین اون کو یاری دینا نیکون کے ساتھ بدی کرنا ہے ۔

(۱۷) چغلخوری اور جھوٹ سے ہزار طرح کی بدی پیدا ہوتی ہے اسطرح شراب سے صدہا طرح کی شرارت ۔

(۱۸) سائل کو خوش کرنا ــــ اور احسان ماننا چاہیے کہ اُس نے تمکو سخاوت کرنے میں مدد دی اگر سائل نہوتا تو تم سخی نہ کہلاتے ۔

(۱۹) دعویدار ہونا ایسے دعوے کا جس کا ثبوت بہم نہ پہونچ سکے مدعی کے دروغ گوئی کی نشانی ہے۔

(۲۰) دنیا مین ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے مگر اعمال کہ فنا نہیں ہوتے ہین۔ اور انسان اِن کی سزا و جزا ایک دن پانے والا ہے

(۲۱) بندگانِ خدا کی عیب جوئی کرنا بدترین عیب ہے۔

(۲۲) تنگی و تنگ دستی کی حالت میں کسی مفلس محتاج کا حال نہ پوچھو ورنہ اس کی خبر گیری کرو۔

(۲۳) اپنے خدا سے دائمی تونگری ہمیشہ کی زندگی مانگو اور وہ دولت طلب کرو جسپر زوال نہ آسے۔

(۲۴) خدا کا احسان مانو اوس کو اپنا خالق اور رازق جانو اس کی مخلوق پر احسان کرو جس طرح اس نے تمپر احسان کیا۔

(۲۵) خدا کے روبرو اچھے کام کام آئین گے خوش روئی و خوش گوئی و خوش لباسی پر لحاظ نہ ہوگا۔

(۲۶) لوگون سے دوستی یا دشمنی خدا کے واسطے رکھنا چاہیے۔ نہ ذاتی تعلق اور باہمی معاملات میں۔

(۲۷) بے نفس اور صلح کل انسان سے مناظرہ منع ہے اور جواب دینا
بے پوچھے جہل و نادانی ہے ۔

(۲۸) جو شخص تیرے روبرو کسی کا عیب زبان پر لائیگا یا چغلی کھائیگا
تیرا عیب بھی اور کسی کے پاس پہونچاے گا ۔

(۲۹) خالق سے ڈرنے کا نتیجہ رحمت ہے مخلوق سے خوف کرنے کا انجام
زحمت ہے ۔

(۳۰) مستحق کے حق ادا کرنے میں اوس کے سوال کا انتظار نہ کرنا چاہیئے
بلکہ بے سوال اوس کو اوسکا حق پہونچانا چاہیئے ۔

(۳۱) انسان کو چاہیئے کہ اخلاق آلہی سے مہذب ہو اگر کسی کے عیب پر نگاہ
پڑجاے تو اوس کا پردہ پوش بنے نہ پردہ در تاکہ مقبول خالق و عزیز
خلائق ہو ۔

(۳۲) انسان وہ ہے کہ دولت مندی میں تواضع قدرت کے وقت عفو
جوانی میں عبادت غصہ میں تحمل ہو ۔

(۳۳) شراب مفسد قوائی دماغیہ ہے اور مولد تشنج و رعشہ باعتبار منفعت
کے مضرت زیادہ ہے اس لئے اس ام الخبائث سے احتراز بہتر ہے ۔

(۳۴) دل کی سلامتی نیک صحبت پر منحصر ہے جسم کی راحت تجرید مین روح کی تسلی عبادت مین -

(۳۵) اپنے ہم جنس بھائیوں سے دوستی رکہنا خدا کے دوستون کا حق دوست خدا پرست اونکا نام ہے -

(۳۶) ظالم کو دشمن کے ہاتہ سے ہلاک کرانا عین مصلحت ہے یعنی اگر دشمن نے ظالم کو مارا تو ظالم مرا اوس کے اندیشہ سے رہائی ملی اور اگر دشمن مارا گیا تو بہی آئیندہ اوس کے شر سے خلاصی پائی -

(۳۷) ظلم باعث زوال ہلکت ہے اور عورت کی محبت سبب ذلت بدون کی صحبت بدنام کرتی ہے اور نیکون کی صحبت نامور -

(۳۸) حق کی ذات صفات مین دوئی کو دخل نہیں ہے کیونکہ وہ ایک ہے اور ایک کی وحدت مین دوئی نہیں سماتی ہے پس بتون کے پرستش سے باز آؤ -

(۳۹) انسانون مین بدترین وہ انسان ہے جو خدا کے بغیر بتون کو پوجے اور اون سے محبت رکہے -

(۴۰) شہوت کا بندہ نفس کا تابعدار خدا کے حضور مین ذلیل و خوار

بلکہ اوس سے تمام خدائی بیزار ہے ۔

(۴۱) خدا کا خوف انسان کے دل کا چراغ ہے اگر یہ نہ ہو تو انسان گویا طلسم ظلمت مین اسیر ہے ۔

(۴۲) صلح کے ذریعہ سے انسان ایسے مقام پر پہونچ سکتا ہے کہ ظلم اور سختی سے نہین پہونچتا ۔

(۴۳) ہر کام کی ابتدا مین اس کے انجام کو سوچنا چاہیئے ہر امر کی ابتدا اور انتہا کا خیال رکہنا چاہیئے ۔

(۴۴) تین چیزیں ۔ تین شخصون کو مضرت رسان ہین ۔ اوّلاً امرا دولت وارکان سلطنت ۔ کا فساد ۔ ثانیاً علما کی طمع ۔ ثالثاً فقرا کی ریا کاری ۔

(۴۵) اولاً شکار بیکارون کا کام ہے ۔ ثانیاً شکار جانے سے پہلے جنگل کی مصیبتون اور تکلیفون کو سوچ لینا چاہیئے نہ کہ صحرا میں جانے کے بعد غور کرنا ۔

(۴۶) نادان کو زبردستی سے سمجہانا اور سپر شد کرنا منع ہے جب تک کہ اوس کا نفس سرکش بد اخلاق وجہل کے پنجہ سے رہائی نہ پاسے وہ سیدہی راہ پر نہ آسے گا ۔

(۴۷) بدنفس آدمی لوگوں کی بدیوں کا افشا اور نیکیوں کا اخفا کرتا ہے جیسے کہ مکھی ہمیشہ زخمی عضو پر بیٹھتی ہے اچھے عضو سے اوسکو سروکار نہین ہوتا ۔

(۴۸) آفتابِ عدل پہلے شاہ عادل کے سینہ مین طلوع ہوتا ہے پہر اوس کا نور گھر والون اور خاص لوگون پر پڑتا ہے پہر اوس کی روشنی رعیت کو پہونچتی ہے ۔

(۴۹) خدا کے متوکل ہو کر خاکستر کے فرش پر بیٹھنا اور فقیر کہلانا اس سے بہتر ہے کہ فرعون کی طرح تکبر و تجمل کے ساتہ تخت پر بیٹھے اور احکم الحاکمین پر بہروسہ نہ رہے ۔

(۵۰) کسی کی ناراضی اور بچاؤ کے سبب سے سچ بات کا چہپانا اور جہوٹ کہنا سراپا منع ہے ۔

(۵۱) انسان کو چاہیئے کہ جاہل بے عقل کو ایسی نرمی و خوبی کے ساتہ سمجہائے جس سے وہ بخوبی مطلب سمجہہ جائے اور تسلی پائے جیسے طبیب معالجہ سے پہلے اپنی خوش گوئی سے بیمار کو شفا کا امیدوار کر دیتا ہے ۔

(۵۲) لَاخَيْرَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّؤَسَاءِ یعنے بہت سے حکام مین خیر نہین ہوتی اور نہ اتفاق ہوتا ہے ۔

(۵۳) دشمن کی طرف سے جب تک دشمنی پہلے ظاہر نہ ہولے اپنی طرف سے اوس کا آغاز منع ہے ۔

(۵۴) جو انسان صرف اپنے وہم وخیال پر کام کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کہ بات سننے والا گونگے سے پوچھے ۔

(۵۵) اپنے اوپر غیر کے عیب ظاہر کرنے والے سے ڈرو کیونکہ جب وہ ہمیشہ پردہ دری کرتا ہے تو اپنی اور غیر کی ذلت سے کب ڈرتا ہے

(۵۶) سعایت اور نمامی سے بڑھکر عالم میں کوئی بدتر گناہ نہین کہ اس کا اثر خلایق کی طرف متعدی ہوتا ہے ۔

(۵۷) عفو کی لذت سے زیادہ شیرین کوئی چیز عالم مین نہین اور سب سے برا کام قدرت کے بعد انتقام ہے ۔

(۵۸) بدکلامی سے زبان کو نجس نکرو غیبت سنکر کانون کو پلید نہ بناؤ غیر کی محبت دل مین رکھکر کافر نہ کہلاؤ ۔

(۵۹) چار چیزسے چار شخص لت اُٹھاتے ہین ۔ بخل سے بادشاہ

رشوت سے حاکم ۔ بے شرمی سے عورت ۔ ظلم و ستم سے عمال ۔

(۶۰) دن مخلوق الٰہی کی حاجت روائی کے لئے مخصوص ہے ۔ اور شب خداوند عالم کی عبادت اور شکر ادا کرنے کے لئے ۔

(۶۱) عقلمند بادشاہ امیروں کی تجویز اور مشیروں کی مشورت سے مستغنی ہے جس طرح دانا عورت کو خاوند کی احتیاج خانگی امور میں نہیں ہے ۔ نیک گھوڑا تازیانہ نہین کھا سکتا ۔

(۶۲) بھاری بوجھ کا اوٹھانا اور دور لے جانا آسان امر ہے مگر غیر جنس کی صحبت مین جانا مشکل کیونکہ بوجھ اوسکا جسم پر ہے ۔ اور بار اس کا روح پر ۔

(۶۳) نیک بادشاہ میں پانچ صفتین ہوتی ہین ۔ ذکا ۔ سخا ۔ شجاعت اہلیت ۔ پرمزاجی ۔ پس جس شخص نے یہ رتبہ پایا اوس نے حکومت کا مزا اوٹھایا ۔

(۶۴) عادل بادشاہ جب عدل کی طرف توجہ کرتا ہے تو رعایا بھی تقلیداً اوسی طرف جھک پڑتی ہے ۔

(۶۵) حاکم علی الاطلاق سے جو ڈرتا ہے اوس سے سب خلقت

ڈرتی ہے۔ اور جو حق تعالے سے نہیں ڈرتا ہے' اوس سے کوئی بھی خوف نہیں کرتا۔

۶۶ حرص و ہوا ایک ایسا درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں جگہ پکڑے ہوئی ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ عبادت وریاضت کے زور سے اسکو ہلائے کہ وہ جڑ سست ہو جائے آیندہ کو بڑہنے نہ پائے۔

(۶۷) ایماندار انسان چار چیز سے چار چیز کو پاک رکہتا ہے۔ اوّل دل کو حسد سے۔ دوم جہوٹ و غیبت سے زبان کو۔ تیسرے شکم کو لقمہ حرام سے۔ چوتہے اعمال کو ریا سے۔

(۶۸) جس طرح کہ بد لوگوں کی صحبت سے بچنا ضرور ہے اسیطرح اون کے افسانون۔ قصوں۔ کہانیون کا سننا۔ دیکہنا منع ہے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے دلپر کدورت آجاتی ہے طبیعت گہبرا جاتی ہے

(۶۹) بادشاہت لشکر کے ساتہ ہے اور لشکر مال کے ساتہ۔ مال خراج کے ساتہ۔ خراج ملک کے ساتہ۔ ملک آبادی کے ساتہ۔ اور ملک کی آبادی عدل کے ساتہ۔

(۷۰) صاحب کرم ہمیشہ مکرم رہتا ہے اگرچہ مفلس ہی کیون نہ ہو اور مسک و بخیل ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے اگرچہ وہ مالدار ہو۔

(۷۱) چار چیز کو بقا کم ہوتی ہے۔ اولاً ظالم کے ظلم کو۔ ثانیاً مومن کے غضب اور غصہ کو۔ ثالثاً عورت کے پیار اور محبت کو رابعاً ناجنس اور نادان کے التفات و صحبت کو۔

(۷۲) سخی وہ ہے جو اپنا مال کسیکو معاوضہ کی امید پر نہ دے اپنی ملک کو وقف جانے اور دون کے مال کی حفاظت رکھے کسی کے نقصان کا روادار نہ ہو۔

(۷۳) بادشاہ وہ ہے جو کسی کے آگے دست سوال نہ پھیلائے۔ خدا پرست وہ ہے جو خودی کے دام مین اسیر نہ ہو۔ نیک وہ ہے جو کسی کے ساتھ برائی نہ کرے۔

(۷۴) فخر انسان کا اس مین ہوتا ہے کہ وہ فخر کے لایق ہو اور فخر نہ کرے باوجود بہتری کے اپنے آپ کو کمتر جانے۔ دولت اور حکومت کی حالت مین تواضع اور انکساری اپنا پیشہ کرے۔

(۷۵) نوکر کو چاہیئے کہ وہ اپنے آقا کی خدمت گزاری و جان نثاری

مین ہمیشہ حاضر و سرگرم رہے۔ ہر کام مین دیانت داری ذخیر خواہان کو مقدم سمجھے حق نمک پہچانے مالک کو مالک جانے اور اوس کے راز کا محافظ رہے۔

(۷۶) دشمن جب اپنے فریب و عداوت سے عاجز آجاتا ہے بہت بنجاتا ہے اور چاہتا ہے کہ عاجزی کے پیرایہ مین دشمنی کرے۔

(۷۷) انسانون مین بدتر وہ انسان ہے جو اپنی طبیعت پر اختیار نرکھتا ہو۔ بدی اور غضب و غصہ کے وقت اپنے ارادہ کو نہ روک سکے بے اختیار ہوکر لڑنے و مرنے پر مستعد ہوجاوے۔

(۷۸) توانگر وہ نہین کہلاتا ہے کہ بہت سا مال اور بے شمار دولت رکھتا ہو بلکہ اصل دولتمند وہ ہے جس کی سخاوت کے نقد سے محتاجون اور ناداروں کی جیب پُر ہون۔ لوگون کی حاجت برآری کو وہ اپنی حاجت روائی سے مقدم سمجھے۔

(۷۹) عقلمند وہ انسان ہے جو لوگون کے علم سے علم بڑہاے اورون کی تعلیم سے تعلیم پاے غیر کو گنہگار اور مصیبت مین گرفتار دیکھکر خود گناہ سے بچے اور مصیبت سے محفوظ رہے۔

(۸۰) جو انسان عقل کو امیر۔ مشورت کو وزیر۔ تدبیر کو مصاحب
مال۔ اندیشے کو امین۔ حلم کو سپہ سالار۔ خدا ترسی کو یلد۔ تحمل کو
خزانہ۔ بردباری کو لشکر بنائیگا۔ وہ جسم کی سلطنت مین اختیار
حاصل کرسکتا ہے۔

(۸۱) بد آدمی اگر اپنے اختیار کے وقت بدی کرچکا ہو تو نیک کو
چاہیئے کہ جس وقت وہ اختیار پاے مکافات سے درگذر کرے
ورنہ فریقین میں کچھہ بھی فرق نرہیگا اور نیک و بد مساوی جانیگے

(۸۲) تین کام کرنے کے وقت انسان کو تامل و توقف دینا کار
ہے۔ اولاً جب کسیکے ساتہ بدی یا گناہ کرنے پر مستعد ہو۔ ثانیاً جب
معترض کے سوال کا جواب دینے لگے۔ ثالثاً اوس وقت جب
کسی غیر نامحرم آدمی کے روبرو اپنے دل کے راز کہنے کا ارادہ ہو جاے

(۸۳) کمینہ آدمی کی چار علامتین ہین۔ اولاً اپنے عیب سے چشم پوشی
کرکے غیر کے عیبون کو دیکھتا ہے۔ ثانیاً بخل سے بھرا ہوا ہوتا ہے
ثالثاً بدخلقی کرتا ہے۔ رابعاً خدا کی عبادت مین کاہل و سست
رہتا ہے۔

(۸۴) دشمن تین طرح کے ہوتے ہین ۔ اولاً خالص دشمن ۔ ثانیاً
منافق ۔ ثالثاً حاسد ۔ خالص دشمن بظاہر و باطن ہوتا ہے ۔ منافق
بظاہر دوست و بباطن دشمن حاسد صرف جاہ و مال و عزت کا
دشمن ہوتا ہے ۔

(۸۵) شریف جب دولت پاتا ہے عاجزی مین آتا ہے جیسا کہ
درخت ثمردار جس وقت پہل لاتا ہے جہک پڑتا ہے اور رذیل
جب دولت پاتا ہے متکبر ہوجاتا ہے غرور سے اپنے آپ مین
پہولا نہیں سماتا ۔

(۸۶) تین شخص اپنے اپنے موقعپر پہچانے جاتے ہین حلیم غضب کے
وقت شجاع مقابلہ کے وقت ۔ بہائی دوست حاجت کے وقت

(۸۷) ایماندار انسان چار چیز سے چار چیز کو پاک رکہتا ہے ۔ اولاً
دل کو حسد سے ۔ ثانیاً جہوٹ اور غیبت سے زبان کو ۔ ثالثاً شکم
کو لقمۂ حرام سے ۔ رابعاً اعمال کو زیان سے ۔ پس جس مین یہ باتین
نہیں وہ انسان نہین ۔

(۸۸) دنیا مین تین قسم کے انسان ہیں ۔ ایک نیک جنہون نے

کی شراب خواری و غفلت و بے خبری۔ چہارم دشمنوں کی کثرت پنجم اہل ایمان کی قلت ششم رعایا کی ناراضی اور عاملوں کا ظلم

(۹۳) تین خصلتیں بادشاہ کی بادشاہ کو ترقی دیتی ہیں۔ اولاً راستی۔ اور وفا و خوش کلامی۔ ثانیاً شجاعت اور سخاوت اور مروت اور فتوت۔ ثالثاً کم خشمی اور تحمل و بردباری اور حلم۔

(۹۴) پادشاہ کی پادشاہی کا قیام اجتماعِ امم پر۔ اور لوگوں کی کثرت فراوانی خزانہ پر۔ اور خزانہ کی معموری ملک کی آبادی پر۔ اور آبادیِ ملک عدل و انصاف پر منحصر ہے۔

(۹۵) مردِ مفلس بے آبرو ہے۔ اور بے اولاد نابینا۔ بے برادر بے کس ہے اور بے زن بے عیش۔ جو ان چاروں میں سے کچھ نہیں رکھتا وہ قید تعلقات سے بالکل آزاد ہے

(۹۶) چار صفتوں سے انسان نیک بختوں میں شمار ہوتا ہے۔ اولاً منصف مزاجی و انصاف پرستی۔ ثانیاً واقفیت اور خبر۔ ثالثاً کم گوئی اور کم خوری و کم خوابی۔ رابعاً حلم اور تحمل۔

(۹۷) لوگوں کی شکایت و غماضی کرنا سخت عیب ہے اور برائی

کرنے میں جلدی نہ کرنا چاہیئے بلکہ اپنے نفس کو جس قدر ہو سکے اس کے کرنے سے روکنا چاہیئے اور ایسی کوشش کرنا چاہیئے کہ کسی نہ کسی طرح سے وہ عمل تم سے سرزد نہ ہونے پاوے۔

(۹۸) بدآدمی اگر اپنے اختیار کے وقت بدی کرچکا ہو تو نیک کو چاہیئے کہ جس وقت وہ اختیار پاوے مکافات سے درگزر فرمائے ورنہ فریقین مین کچھہ بھی فرق نہ رہیگا اور نیک و بد مساوی ہو جاوینگے

(۹۹) چار چیزون سے چار چیزین حاصل ہوتی ہین۔ خاموشی سے بے خوفی و ایمنی۔ سخاوت سے عزت و سرداری۔ عبادت سے قبول و قرب۔ شجاعت سے مال و دولت۔

(۱۰۰) دنیا کا مال تم اپنا نہ جانو۔ بلکہ یہ تصور کرو کہ یہ کسیقدر زمانہ کے واسطے ہمارے سپرد ہے۔ ہم سے پہلے بھی یہ مال کسی اور کا مال کہلاتا تہا۔ اب ہمارے پاس ہے ہمارے بعد کسی اور کا ہوگا۔

(۱۰۱) انسان کو چاہیئے کہ جب تک کلی لیاقت پیدا نہ کرلے بادشاہ سے خدمت کا طلبگار نہ ہو۔ جب خدمت پاوے تو اس کے انجام مین بدل و جان مصروف ہو جاوے۔ مالک کے راز کا محافظ ہو اور اس کے

مہربانی پر مغرور نہ ہو جس قدر پادشاہ اس کی عزت بڑہاے یہ بعجز و نیاز پیش آے۔ اوس کے غصہ سے ڈرے۔ رنجیدگی کا خوف کرے۔

(۱۰۲) عورت کی صحبت کی طرف مائل ہونا مردون کا کام نہیں کیونکہ عورتون کی محبت خیالات کو تباہ کرتی ہے اگر قانون ضرورت مجبور کرے تو اوس عورت سے ہم صحبت ہونا چاہیے جس مین گیارہ صفتین پائی جائین۔ اول حسین ہو۔ دوم وفادار سوم غمخوار۔ چہارم شریف۔ پنجم عفیفہ۔ ششم فرمان بردار ہفتم خیرخواہ۔ ہشتم بردبار۔ نہم خندہ پیشانی۔ دہم کارگزار۔ یازدہم جوان۔ اور اگر اس کے برخلاف ہو تو مجرد ہی رہنا بہتر ہے

(۱۰۳) پادشاہ کے ندیمون کو چاہیے کہ اپنے اور آقا کے مراتب کا لحاظ رکہیں اور حد اعتدال سے قدم باہر نہ رکہین عنایات شاہی پر مغرور نہ ہون اور بے ضرورت زبان کو متحرک نہ کرین مشورہ کے وقت پادشاہ کی راے کو اپنے پر ترجیح دین اور اگر اوس کے برخلاف کہنا منظور ہو تو اس طرز و انداز سے کہین کہ

بادشاہ کے مزاج پر گران نہ گزرے ـ
بادشاہ کے راز کے محافظ رہین خیر خواہی اپنا فرض منصبی سمجھین
شاہزادون کا ادب رکہین کبہی خلاف اون کے کام نہ کرین شاہی
خدام و حاضر باشون سے نرمی سے پیش آئین ـ
(۱۰۴) استاد کا ادب اور اوس کے مراتب کا لحاظ والد سے زیادہ
چاہیئے کیون کہ باپ اوس کو آسمان سے زمین پر لاتا ہے اور
اوستاد اوس کو زمین سے آسمان پر پہونچاتا ہے ـ
(۱۰۵) عورت کی دوستی اور جاہل کی محبت پر بہروسہ نکرنا چاہیئے
کیون کہ صندل کا درخت اگرچہ سرد مزاج ہے مگر تیز ہوا چلنے
اور شاخون کے ٹکرانے سے فوراً جل اوٹھتا ہے اور تمام جنگل جلا
دیتا ہے اور اوس کے شعلون کی لپک سے درخت جل کر خاکستر
ہو جاتے ہین ـ
(۱۰۶) چھوٹے دشمن اور تھوڑی آگ کو حقیر نہ سمجھو کیون کہ دشمن
چھوٹا بڑا فساد برپا کر سکتا ہے اور تھوڑی آگ گھر بار جلا سکتی ہے
(۱۰۷) مابین گفتگو کے چپ رہنا اور کسیکے بلانے سے کہنا بہتر ہے

اس سے کہ بلا اجازت بولو اور بے موقع تقریر کرو اور اہل مجلس چپ رہنے کے لئے اشارہ کریں۔

(۱۰۸) آج کا کام کل پر نہ ڈالو اور کوشش کرو کہ جو اچھا کام تم سے آج ہی سرزد ہو جاے بہتر ہے پس ایسی جلدی پیروی نیک کام کے کرنے میں چاہیئے۔ اور بد کام مین جسقدر توقف ہو مناسب ہے۔

(۱۰۹) سونے کے لیے رات کو بستر پر نجاؤ جب تک کہ تمام دن کا حساب نہ کر لو کہ آج مین نے کون کون عمل نیک اور کون کون بد کئے ہین۔ پس جو عمل بد یاد آئے اوس کے کرنے پر پچتاؤ توبہ کرکے بخشواؤ۔ نیک عمل پر خدا تعالے کا شکر ادا کرو اور دعا مانگو کہ آیندہ بہی وہ تمکو نیکی کی توفیق دیوے۔

(۱۱۰) شاہی قلمرو میں اگر کوئی پرانا پُل شکستہ ہو جاے اور اوس کے سوراخ میں بکری کا پانون ٹوٹ جاے تو خداوند عالم کے روبرو اوس کا بازپرس بادشاہ سے ہوگا۔

(۱۱۱) بڑا فتنہ جس سے ملک مین تباہی اور قوم میں افلاس

آیا کرتا ہے وہ فتنہ مذہب کا ہوتا ہے جب کوئی قوم تعصب اختیار کر لیتی ہے آفت اور بلا اوس قوم کی عاشق ہو جاتی ہے انواع واقسام کے فتنے اوٹھہ کہڑے ہوتے ہین جس نے کتب تواریخ کی سیر کی ہے وہ سمجھہ سکتا ہے کہ جس سلطنت مین مختلف مذاہب اور مختلف خیالون کے لوگ عامل اور حاکم ہوتے ہین وہ سلطنت ایک نہ ایک دن مٹ کر رہی ہے۔

(۱۱۲) زمانہ کا انقلاب نصیحت حاصل کرنے کے لئے عمدہ سبق ہے

(۱۱۳) آگ اور بارود کا جلا ہوا اچہا ہوتا۔ مگر آتش بردو یعنی شراب کا جلا ہوا موت ہی اچہا کرے۔

(۱۱۴) ملائم کلام غصہ کو کہو دیتا ہے مگر سخت باتین ہوتی ہیں۔

(۱۱۵) اپنی زندگی کے دن ایسی زندہ دلی کے ساتہ بسر کرنا چاہئے کہ مرنے کے بعد بہی نام زندہ رہے اور اگر ایسا نہیں زندگی مین بہی اپنے آپ کو زندہ نہ جاننا چاہئے۔

(۱۱۶) بادشاہ زمانہ اور حکام کے روبرو سچی بات دبی کہہ

[illegible] اور امید [illegible] رکھتا ہے۔

(۱۱) عیوب بشریت سے تو کوئی بشر خالی نہیں ہوتا ہے مگر
[illegible] اور تعلیم اور ادب اور تادیب کو بڑا اثر ہے۔ والدین اصلاح
اولاد کی۔ اور اساتذہ اصلاح شاگردون کی۔ اور ازواج اصلاح
بی بیون کی۔ اور حکماً اصلاح حمقا کی۔ اور اطبا اصلاح بیماران
کی۔ اور امراء ورؤساً اصلاح رعایا وبرایا کی۔ اور پیغمبر رسول
اصلاح امت کی کیا کرتے ہین۔ یہ اصلاح نہ ہوتی تو سارے
آدمی چارپایون کی طرح ہو جاتے۔ جو کوئی شخص ادنی واعلی ارادہ
اپنی اصلاح کا نہین کرتا ہے عیش وفسق مین ڈوب کر مطلق العنان
ہو کر تنہا اپنی عقل وخیال پر رہتا ہے کسیکی کوئی بات اچھی بہی
پسند نہین کرتا وہ درحقیقت انسان نہیں اوس کا انجام ضرور ہی
خراب ونتیجہ بد ہوتا ہے۔ ہر انسان پر فرض ہے کہ رات دن
کے آٹھ پہر مین ایک دم اپنے اعمال کا حساب لیا کرے اور اپنے
عیبون کو دریافت کرکے اصلاح حال کیا کرے۔ جس نے یہان
حساب لیا قیامت کے حساب مین آسانی ہو گی جس نے نہ لیا اوسکو

کا بھروسا یا قیمت کو ناکردہ جانو ۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو
...ان اپنے سے مسخرہ نہ کرو زندگانی دراز کو صرف ایک ہی دم
تصور کر رکھو ۔ کینہ ور اور کینہ توز آدمی سے ڈرو ۔ مست...
دیوانے کے پاس نہ جاؤ ۔ عورتون کی صحبت سے باز آؤ ۔
منشی اور شاعر سے دشمنی نہ رکھو ۔ اپنی روٹی غیر کے دسترخوان
پر رکھکر نہ کھاؤ ۔ تحصیل علم مین کسی وقت شرم نہ کرنا ۔
ناخوانده مہمان کسی کے نہ ہو ۔ آزمائے ہوئے کو نہ آزماؤ ۔
دولتمندون کے ساتھ عداوت نہ رکھو ۔ ...
اطاعت مقدم جانو ۔ دشمن کے مرے پہ خو...
وصحت کو بڑی نعمت جانو ۔ دوستون کی
...رو ۔ جلد اوٹھ بیٹھو ۔ تھوڑا کھاؤ ۔ کم بولو ۔ بہت ...
... ہنسو ۔ مرگ کو سچ ۔ زندگی کو جھوٹ جانو ۔ عالم الغیب
خدا کو سچا جانو ۔

(۱۳۲) جیسے کہ سائل سخی کی سخاوت کا محتاج ہے اوس کی
زیادہ سخاوت سائل کے حاضر ہونے کی محتاج ہے پس اگر بھیک...

یک میں گمراہوں کی نیکی کو

یسرے ... ایک میں تو

من کی بوہی کی تاثیر نہیں ہو

لوبھی گمراہ کرتے ہین - نیکون کو

حبت سے بچین -

(۱۳۰) بادشاہ کو اپنے شخصون سے

ہیے - ایک مسخرہ - دوسرے بیباک - تیسرے

مطرب - پانچویں فاحشہ - چھٹے وہ جو پہلے

دب دوستی کا لباس پہنا ہو - ساتوین وہ

کے دوست ہون - یا اوس کے دو

دشمنی ہو - آٹھوین وہ جس کے پہلے امتحان بے ر

نوین خاین جس کا شیوہ خیانت و نمک حرامی کا ہو

(۱۳۱) پچیس آدمیون سے نفرت کرنا ضرور ہے -

اول ناشکر - ۲ بدعہد - ۳ مفتری - ۴ دروغ گو

۵ منافق - ۶ خائن - ۷ غابن - ۸ غاصب

یعنے ہر حالت میں مستقل
ضبط مزاجی یعنی جوش پر
پاکر درگزر کرنا۔ ہنجم ثبات یعنی
نہ ہونا۔ اور نیک کام کرنے میں حر
کرنے میں۔ ہفتم غیرت اور حمیت
رہنا۔ اون کو غیر کا محتاج نہ ہونے دینا
رہنا۔ ہشتم تواضع سب کو اپنے ذات سے
بہ مدارات پیش آنا۔ نہم علو ہمتی۔ اپنے اخلا
راغب رہنا۔ بدعادتوں سے باز رہنا۔ خو
نثار کرنا۔ کسی کی بہلائی کے لیئے اپنے آپ
دہم ہر وقت لوگون کی عگگینی پریشانی کی حالت
ہونا۔ کسیکی بد حالت دیکھہ نہ سکنا۔ اپنے گناہون
رونا۔ اور غم کرنا۔

(۱۳۴) دنیا اگر جوہر ہو۔ اور آخرت سفال۔ گا جبکہ دنیا فانی
اور آخرت باقی ٹہیری تو وہ سفال اسر جوہر سے بہتر ہے

هفتم۔ قدر دان ہو۔ اہل
ہشتم۔ سخی ہو۔ غربا۔ و
نہم ۔۔ بہادر ہو۔ جب
فتحیاب ہو۔
دہم ۔ دلیر ہو سلطنت کے کام
یازدہم۔ بے تعصب ہو۔ ایک کی ر
پر ظلم روا نہ رکھے ۔
دوازدہم۔ عابد ہو۔ خدا کی عبادت ہر گاہ
سیزدہم۔ خودرائے و خود پرست نہ ہو
کی مشورت بغیر نہ کرے ۔
چہاردہم ۔ علم دوست ہو۔ علما و فضلا کی تو جہ
ہنر کو عزیز سمجھے ۔
پانزدہم ۔ مردم شناس ہو۔ دوست کو پہچانے
شانزدہم۔ باذل ہو۔ اپنا خزانہ فوج کا حق جانے ۔
ہفدہم۔ منصف ہو۔ مدعا کے فیصلہ کی طرف توجہ

نہ ہونے کی کوشش عمل
سبقت نہ کرنا۔ رو بقبلہ
اوس کی بہت احتیاط کر
دین کی دعا پر مستحکم ہے۔ میں نے
اور مسکینوں کی زیادہ کرتا تھا۔ ا
تھا۔ تمکو بھی لازم ہے کہ اس فرقہ
رکھنا۔ ریاست دکن جو چھ صوبہ
پہلے ہر ایک صوبہ صوبہ دکن میر
تھا۔ اب کل ملک مالک الملک نے
مین نے حتی المقدور نگہبانی خلق خدا
اب تمکو بھی لازم ہے کہ ہر خاندان کی خبر
کو نوبت بہ نوبت خدمات پر مامور کرنا۔ بہت
جلد جلد تغیر و تبدل کرتے رہنا۔ بلکہ ہر دو سر
بدلی کرتے رہنا۔ کہ لوگ دوسرے محروم نہ رہیں
انتظام مین فرق نہ ہو۔ اپنا ہی حق جانکر لوگون کی حق تلفی